تعارف وتبصرہ

نام کتاب : فرقہ واریت اور انتہا پسندی کے رجحانات

مصنف : پروفیسر عبدالخالق سہریانی بلوچ

ضخامت : ۱۸۰ صفحات قیمت: ۲۰۰ روپے

ناشر : ایوانِ علم وادب پاکستان لاہور ملنے کا پتہ: ایوانِ علم وادب پاکستان' کندھ کوٹ (ضلع جیکب آباد) سندھ

مصنف نے دردِ دل کے ساتھ اُمتِ مسلمہ کی زبوں حالی کا تذکرہ کیا ہے۔ مسلمانوں کو وسعت زمین کے ساتھ ساتھ عددی کثرت بھی حاصل ہے اور بھرپور مادی وسائل بھی میسر ہیں۔ اس کے باوجود اکثر مسلم ریاستوں کے سربراہ مغربی سامراج کی غلامی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ انہیں یہ توفیق نہیں کہ آپس میں اتفاق کر کے مسلم اُمّہ کی ترقی کے لیے پروگرام مرتب کریں۔ حالانکہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ یہودی اور عیسائی ہمہ وقت مسلم مخالف کارروائیوں میں لگے ہوئے ہیں۔ مسلم ممالک کے سربراہان اُمت کی زبوں حالی کے اولین ذمہ دار ہیں۔ وہ اپنی حیثیت سے بے شمار ذاتی فوائد اور بڑی مقدار میں دولت اکٹھی کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور عیش وعشرت میں مدہوش ہیں۔

مسلم اُمّہ کی زبوں حالی کے دوسرے ذمّہ دار علماء ہیں جو انبیاء کے وارث کہلاتے ہیں۔ یہ بات اپنی جگہ ایک حقیقت کا درجہ رکھتی ہے کہ علمائے حق سے دنیا کبھی خالی نہیں ہوئی۔ لیکن یہ بھی امر واقعہ ہے کہ آج ان کی بڑی تعداد کا کردار معیارِ مطلوب کے درجے کو نہیں پہنچتا۔ چنانچہ ان کی وجہ سے مسلمان لاتعداد فرقوں میں منقسم ہو چکے ہیں' حالانکہ مسلمانوں کا دین ایک' نبی ایک' قرآن ایک ہے۔ اکثر علماء فروعی مسائل اور بدعات کا پرچار کرتے اور مسلمانوں کے درمیان نفرت پیدا کرتے ہیں۔ مجتہدین کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے مصنف ان کی کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ان کے اجتہادی فیصلوں میں اختلاف ہے لیکن وہ اختلاف خلوص پر مبنی ہے۔ انہوں نے اپنی تحقیق کے نتائج بیان کیے ہیں۔ اب ہر مسلمان کو آزادی ہے کہ ان مسائل میں آسان فیصلے اختیار کرلے اور کسی دوسرے کو اس پر اعتراض نہ ہو' کیونکہ دین میں آسانی ہے۔ خود اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے آسانی چاہتا ہے' مشکل نہیں۔ مجتہدین کے اختلاف سے دین میں تنگی کے بجائے وسعت پیدا ہوتی ہے۔ سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ مجتہدین نے مسلمانوں کے لیے گنجائش اور فراخی پیدا کر دی ہے۔

مصنف اختلاف اور افتراق کا فرق واضح کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اختلاف قابل برداشت بلکہ باعثِ رحمت ہے اور یہ ایک درجے میں صحابہ کرامؓ کے درمیان بھی موجود تھا' جبکہ فرقہ بندی مذموم اور قابلِ نفرت ہے۔ طبائع کا اختلاف ایک فطری امر ہے اور اس سے مفر نہیں۔ علماء کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کو فروعی اختلافات میں نہ اُلجھائیں' بلکہ قرآن وسنت کے محکم فیصلوں کو اختیار کرنے کی ترغیب دیں۔

(باقی صفحہ 30 پر)